ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.٦,Issue No.2(٢٠٢٤)
(April to June)

اُردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار، نواب سکندر جہاں بیگم

Nawab Sikandar Jahan Begum, the first woman travel writer of Urdu

ڈاکٹر بینش صدیقہ
لیکچرار، شعبہ اُردو، وفاقی اُردو یونیورسٹی، کراچی

Dr. Beenish Siduiqua
Lecturer, Department of Urdu, Federal Urdu University, Karachi
Email: beenish.siddiqua@fuuast.edu.pk

Abstract:
Safarnama (Travelogue) is an essential genre of literature. There are some historical mistakes regarding Urdu's first female travelogue writer. It is highly important to correct it.on the basis of "Ser e Europe"(1908)) Nazli Rafia Sultan Begum has been declared as the first woman travel writer of Urdu in various books published in Pakistan and India , which is completely baseless. The fact is that the first female travel writer of Urdu was not Nazli Begum, but of the then ruler of Bhopal Nawab Sikandar Begum wrote a travelogue of Hajj in 186٣ under the name of "Tarikh-e-Waqeya Hajj".We find mention of this travelogue in Garsan Datasi's urdu articles and Sikandar Begum's book "Ain-e- Sikandri". A handwritten copy of this travelogue is still preserved in Raza Library, Rampur. We are happy that, We had the honor of finding the first woman travel writer.

Keywords: Safarnama, essential genre. travelogue writer, Nazli Begum, "Ain-e-Sikandri", Raza Library, travel writer

"سفر" ایک بیانیہ صنف ادب ہے۔ جس میں ایک جگہ سے دوسری جگہ، علاقے، شہر یا ملکوں میں گھومنے پھرنے والا شخص اپنے جذبات و احساسات، مشاہدات اور تجربات میں دوسروں کو بھی شامل کرتا ہے۔ سفر کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انسان فطری طور پر پارہ صفت واقع ہوا ہے، یکسانیت کی زندگی اس کے لیے بیزار کن ہوتی ہے۔ کائنات میں پنہاں تحیر کے ہزار پہلو اور نت نئی باتوں کی کھوج اس کی جبلت کی تسکین کے ساتھ ساتھ زندہ دلی کا باعث بنتے ہیں۔

اُردو سفر نامے کی بات کی جائے تو اردو کی تاریخ کچھ زیادہ پرانی نہیں۔ سفر نامہ نگاری کی تاریخ اس سے بھی مختصر ہے۔ محققین نے اردو کے اولین مصنفین اور شعرا کرام کے ساتھ اولین خاتون ناول نگار، افسانہ نگار، تنقید نگار، صحافی اور پہلی شاعرہ کو ڈھونڈ نکالا ہے۔ لیکن اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار کے حوالے سے تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ مسخ کیا جاتا رہا ہے۔ اُردو سفر نامہ نگاری کے حوالے سے لکھی گئی بہت سی کتابوں میں نازلی رفیعہ سلطان بیگم کو اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار قرار دیا گیا ہے۔ نازلی بیگم "عطیہ فیضی" کی چھوٹی بہن تھیں۔ وہی عطیہ فیضی جو ادبی حلقوں میں کافی معروف تھیں۔ نواب خاندان سے تعلق رکھنے والی عطیہ فیضی کی بہن نازلی رفیعہ سلطان نے بیسویں صدی کے پہلے عشرے میں یورپی ممالک کی سیر کی۔ اس سفر میں ان کے ساتھ ان کے والد، بھائی، بہن عطیہ فیضی، سمیت سات افراد تھے جس میں ایک ملازم اور ایک خادمہ بھی شامل تھیں۔ اس سفر کا

آغاز اپریل ۱۹۰۸ میں ہوا۔ جب کہ کئی یورپی ملکوں کا دورہ مکمل کر کے اکتوبر ۱۹۰۸ میں یہ قافلہ واپس بمبئی پہنچا۔ دوران سفر وہ گھر والوں اور عزیزوں کو خطوط لکھ کر خیریت سے آگاہ کرتیں اور سفر کی روداد لکھ کر بھیجتی رہیں۔ ان ہی خطوط کو یکجا کر کے ان کی بہن زہرا فیضی نے مرتب کیا۔ ''سیر یورپ'' کے نام سے یہ روداد شائع ہوئی۔ کتاب کے سرورق پر "سفر یورپ کا روزنامچہ" کے الفاظ درج ہیں۔ پوری کتاب میں کہیں بھی اردو کی اولین خاتون سفر نامہ نگار ہونے کا دعویٰ نہیں کیا گیا۔ "تمہید" میں نازلی رفیعہ سلطان لکھتی ہیں۔

> ''اصل میں یہ وہ خطوط ہیں کہ جو میں نے اپنے بزرگوں کے نام سیر یورپ کے حالات کے لکھے ہیں۔ اس میں نہ عبارت آرائی ہے نہ قافیہ پیمائی۔ صاف سیدھی عبارت ہے۔ وہاں کے حالات، طرز معاشرت، تدبیر المنازل، بعض امور سیاسیہ، تجارت، ہنروری، اقسام فنون کی کثرت، تہذیب، طریقہ تعلیم، دربار کے آداب۔ جو میں جتنا سمجھ سکی اپنی زبان میں اپنے اہل وطن کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔"(۱)

تحقیق کے مطابق نازلی رفیعہ سلطان بیگم کو اردو کی پہلی سفر نامہ نگار قرار دینا کسی طور درست نہیں ہے۔ کیوں کہ اُردو کی ابتدائی دور کی چند کتابوں میں ہمیں اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار کے طور پر والئ بھوپال ''نواب سکندر جہاں بیگم'' کا نام واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اس کے باوجود بہت سے محققین اور مصنفین نے بغیر کسی ٹھوس ثبوت کے ''نازلی رفیعہ سلطان'' کو اولیت دی ہے۔ اس حوالے سے ایک اہم نام تمغہ امتیاز یافتہ مصنف مرزا حامد بیگ صاحب کا ہے۔ مرزا صاحب کی ایک اہم کتاب ''اردو سفر نامے کی مختصر تاریخ'' ہے۔ جو پہلی بار ۱۹۹۹ میں شائع ہوئی۔ جس میں انھوں نے نازلی رفیعہ سلطان کو اردو کی پہلی سفر نامہ نگار خاتون قرار دیا ہے۔ مرزا حامد بیگ ''اُردو کی پہلی سفر نامہ نگار خاتون'' کی سرخی کے ساتھ لکھتے ہیں، نازلی رفیعہ سلطان کا سفر نامہ ''سیر یورپ'' ۱۹۰۸ میں شائع ہوا۔

> ''یہ سفر نامہ سفر یورپ کے دوران ہندوستان میں قیام پذیر بزرگوں کو لکھے گئے خطوط پر مشتمل ہے۔ جب کہ اس سفر نامے کی دوسری نمایاں پہچان نسوانی انداز تحریر ہے''۔(۲)

اسی طرح صدف فاطمہ صاحبہ نے اپنے پی ایچ۔ ڈی کے تحقیقی مقالے ''خواتین کے اردو سفر ناموں کا فنی و مشاہداتی مطالعہ'' میں ''سیر یورپ'' (۱۹۰۸) کی بنیاد پر نازلی بیگم (۱۸۷۴۔۱۹۶۸) کو اردو کی پہلی سفر نامہ نگار قرار دیا ہے۔ ان کا یہ مقالہ ۲۰۰۷ میں مکمل ہوا۔ مقالے میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ اردو کی پہلی سفر نامہ نگار خاتون 'نازلی رفیعہ سلطان' کو تلاش کرنے کا اعزاز صدف فاطمہ کو حاصل ہوا۔ انجمن ترقی اردو نے ۲۰۱۱ میں پی ایچ ڈی کا یہ مقالہ ''خواتین کے اردو سفر ناموں کا تحقیقی مطالعہ'' کے نام سے شائع کیا۔ جس کا دیباچہ انجمن کے معتمد جمیل الدین عالی نے لکھا تھا۔ ڈاکٹر صدف فاطمہ لکھتی ہیں۔

> ''بیسویں صدی میں ۱۹۰۸ میں خواتین نے بھی اس میدان میں قدم رکھا۔ نازلی رفیعہ سلطان نے ''سیر یورپ'' کے نام سے سفر نامہ تحریر کر کے پہلی خاتون سفر نامہ نگار ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔''(۳)

موضوع کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر صدف فاطمہ نے اسی موضوع کے تسلسل میں ایک اور تحقیقی کتاب ''خواتین کے اردو سفر نامے (۲۰۰۰ سے ۲۰۱۲) تک'' لکھی۔ اس تحقیقی کاوش میں محققہ نے پھر یہ بات دہرائی ہے کہ کہ اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار کی تلاش کا کارنامہ ان کے سر ہے۔ اس کتاب کا دیباچہ ادبی شخصیت ڈاکٹر جاوید منظر نے لکھا۔ وہ کہتے ہیں۔

"خواتین کے سفر نامے میں ڈاکٹر صدف فاطمہ نے یہ اہم کارنامہ بھی انجام دیا کہ اردو زبان و ادب کی پہلی خاتون کو دریافت کیا۔ جنھوں نے منظوم سفر نامہ تحریر کیا"(۴)

جاوید منظر صاحب نے محققہ کے دعوے کے مطابق نازلی بیگم کے سفر نامے کا حوالہ دیا ہے لیکن یہاں یہ تصیح بھی ضروری ہے کہ نازلی بیگم کا سفر نامہ اردو کا پہلا سفر نامہ تھا اور نہ ہی یہ منظوم شکل میں لکھا گیا ہے۔ بلکہ یہ روزنامچہ کی شکل میں ہے۔ سفر نامہ نگاری کے حوالے سے ایک اور کتاب بھارت سے شائع ہونے والی "آزادی کے بعد اردو سفر نامہ" ہے۔ جس کے مصنف جناب سعید احمد ہیں۔ یہ کتاب ۲۰۱۲ میں شائع ہوئی۔ سعید احمد لکھتے ہیں۔

"اُردو سفر نامے کے ارتقاء کو تیز تر کرنے میں بیسویں صدی کے نصف اول کی خواتین سفر نامہ نگاروں نے اہم کارنامہ انجام دیا۔ اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار ہونے کا شرف نازلی رفیعہ سلطان بیگم کو حاصل ہے۔ ان کا "سفر نامہ یورپ"(۱۹۰۸)عطیہ فیضی کا"زمانہ تحصیل"اور شاہ بانو کا" سیاحت سلطانی" نے اردو ادب کو ایک نئی جہت سے روشناس کیا ہے۔"(۵)

نازلی بیگم کے سفر نامہ "سیر یورپ" کے حوالے سے محققین کا یہ دعویٰ ہماری تحقیق کے مطابق درست نہیں۔ اس بیان کی تصیح ہمارا محققانہ فرض بھی ہے اور اس تاریخی غلطی کو اب درست ہو جانا چاہیے کہ اردو کی پہلی سفر نامہ نگار نازلی بیگم نہیں بلکہ والئ بھوپال نواب سکندر جہاں بیگم (۱۸۱۷۔۱۸۶۸) ہیں۔ جو ۱۸۶۰ سے ۱۸۶۸ تک بھوپال کی حکمران رہیں۔ انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کے نمائندوں سمیت ایک بہت بڑے قافلے کی صورت میں سفر حج کیا تھا۔ اور قلمی صورت میں سفر کی روداد لکھی تھی۔ یہ سفر نامہ "تاریخ و قائع حج" کے نام سے ۱۸۶۳ میں لکھا گیا تھا۔ انیس ابواب پر مشتمل یہ سفر نامہ ۸۴ صفحات پر مبنی ہے۔ یہ ایک ریاست کی نواب خاتون کا سفر نامہ ہے۔ جنہیں حجاز میں اسی خصوصیت حیثیت سے نوازا گیا جو شاہوں کے منصب کا تقاضا ہے۔ نواب سکندر جہاں بیگم کی شریف مکہ سمیت اہم شخصیات سے ملاقاتوں کا احوال بھی ہے اور شاہی آداب اطوار کا ذکر بھی۔ حج کے اس سفر میں عربوں کے رہن سہن اور پہننے اوڑھنے کا تذکرہ بھی ہے اور مکہ کے بدلتے موسموں کا ذکر بھی۔

نواب سکندر جہاں بیگم بھوپال کی دوسری خاتون حکمران تھیں جنہیں اردو زبان سے عشق تھا۔ انھوں نے ریاستی احکامات اردو میں جاری کیے۔ فارسی کی جگہ اردو کے استعمال کے لیے سخت احکامات جاری کیے۔ "مطبع سکندری" کا قیام ان کا اہم کارنامہ ہے۔ ان کے دور حکومت میں بھوپال شعر اداب کا اہم مرکز تھا۔ وہ شاعروں اورادباء کی سرپرستی کرتیں اور انہیں بھوپال آنے کی دعوت دیتیں۔ بارہا چاہا کہ غالب بھوپال میں رہنا منظور کریں لیکن مرزا نوشہ دلی چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ لیکن نیاز مندی مسلسل جاری رہی۔ یہی وجہ تھی غالب نے اپنے کلام کا نسخہ خود تصیح کر کے سکندر بیگم کے ماموں میاں فوجدار محمد خاں کے حوالے کیا جو بھوپال کے کتب خانے کی زینت بنا۔ ایک طویل عرصے بعد کتب خانے سے دریافت ہوا اور نسخہ حمیدیہ کے نام سے معروف ہوا۔(۶)

ایسا ہو سکتا ہے کہ والئ بھوپال سکندر جہاں کا سفر نامہ "تاریخ و قائع حج" محققین کی نظر سے چوک گیا ہو۔ اسی لیے انھوں نے "سیر یورپ" کو اولیت دی۔ لیکن تواتر کے ساتھ ایک ایسی تاریخی غلطی کو دہرایا جاتا رہا ہے جس کے واضح اشارے ہمیں اردو کی چند اہم کتابوں میں با آسانی مل جاتے ہیں۔ اس سفر نامے کی کھوج مشکل ضرور تھی لیکن ناممکن نہیں، کئی تاریخی کتابوں میں ہمیں اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار کا ذکر نظر آتا ہے۔ "آئین سکندری" کے دیباچے میں بھوپال کی چوتھی اور آخری فرماں روا نواب سلطان جہاں بیگم، دور حکمرانی (۱۹۰۱۔۱۹۲۶) لکھتی ہیں۔

"حج کے بعد انھوں نے (سکندر جہاں بیگم) ایک سفر نامہ لکھا جو اردو میں شائع نہیں ہوا لیکن مسٹر ولیم ولبی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بھوپال کی خاتون محترم نے مسودہ سے انگریزی میں ترجمہ کر کے شائع کر دیا۔"(۷)

سکندر بیگم کے اس قلمی سفر نامے کی صرف دو کاپیاں اردو میں لکھی گئیں۔ایک مسز ڈورانڈ کے لیے اور دوسری لیفٹنٹ کرنل ویلو سے آسرن کے لیے۔جو برطانوی حکومت کے نمائندے تھے اردو میں لکھا گیا یہ سفر نامہ مسز ولیم ولبی نے اردو سے انگریزی میں ترجمہ کیا اور ۱۸۷۰ میں ولیم اچ الن و کمپنی واٹر لو (برطانیہ) نے اسے شائع کیا۔انگریزی ترجمہ شائع ہوا تو اسے ملکہ وکٹوریہ کو بھی پیش کیا گیا۔ (۸)سفر نامے کی تاریخ حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ۲۰۰۸ میں اسی انگریزی ترجمے کو ایک بار پھر مرتب کر کے شائع کرنے کا اہتمام ہوا۔ ناٹنگھم ٹرینٹ یونیورسٹی، برطانیہ کی سینیئر لیکچرار سیوبھان لمبرٹ نے انڈیانا یونیورسٹی پریس سے مرتب کر کے شائع کیا۔جس کا نام ہے۔

(۹)A Princess's Pilgrimage, Nawab Sikandar Begum's A Pilgrimage to Mecca

ڈھائی سو صفحات پر مشتمل انگریزی زبان میں لکھی گئی اس کتاب میں سفر نامے کا سال ۱۸۶۳ بتایا گیا ہے۔"تاریخ و قائع حج" کا ایک اور تذکرہ ہمیں مشہور مستشرق گارساں دتاسی کے مقالات میں بھی ملتا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔

"آپ صاحبوں کو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ اردو ادب کی ترقی کی رفتار سست ہو گئی ہے۔نہ صرف اردو جرائد کی تعداد ہندی جرائد کے مقابلے میں زیادہ ہے بلکہ اور دوسری مطبوعات بھی اردو کی زیادہ شائع ہوئی ہیں۔ بیگم صاحبہ بھوپال نے اردو میں اپنے سفر حجاز کے حالات لکھے ہیں اور انگریزی میں بھی ان کا ترجمہ نہایت آب و تاب سے شائع ہوا ہے۔"(۱۰)

۱۹۷۹ میں قدسیہ قریشی صاحبہ نے دہلی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی مکمل کیا۔ ان کے مقالے کا موضوع "اردو سفر نامے انیسویں صدی میں" تھا۔۱۹۸۷ میں مقالہ کتابی صورت میں شائع ہوا اور اردو سے دلچسپی رکھنے والے حلقوں میں کافی معروف ہوا اس کتاب میں "تاریخ و قائع حج" کا ذکر موجود ہے۔یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نواب بیگم نے قلمی صورت میں سفر نامے کی دو کاپی لکھی تھیں۔(۱۱)

"تاریخ و قائع حج" میں ان لوگوں کا ذکر موجود ہے جنھوں نے اس قافلے میں نواب بیگم کے ساتھ سفر کیا۔اہم سرکاری عمائدین کے ساتھ کیے گئے اس سفر کے احوال میں نواب سکندر بیگم نے حج کے حالات، عربوں کی تہذیب، لوگوں کا رہن سہن، عادت اطوار کو پیش کیا۔ساتھ ہی اپنے تاثرات کو بھی بیان کیا ہے۔زیارت گاہوں کا تفصیلی ذکر اور عربوں کے حالات پر اپنے تاثرات بیان کرنا اس سفر نامہ کی اہمیت بڑھاتا ہے۔سفر نامہ پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے سلطنت عثمانیہ کے دور میں عربوں کا رہن سہن نواب بیگم کو کچھ خاص بھایا نہیں تھا۔

"مکہ شریف میں ایک قلعہ ہے۔اس پر توپیں چڑھی ہیں مگر توپیں میلی اور سامان جنگ خراب ہے۔ترک لوگ بہت میلے کپڑے رکھتے ہیں۔اور موٹا کھانا کھاتے ہیں۔میں نہیں جانتی کہ جس وقت وردی پہنتے ہیں اور قواعد کرتے ہیں اس وقت خوب دریس معلوم ہوتے ہیں یا نہیں۔حالانکہ

اپنے گھروں میں بڑے میلے کچیلے کپڑوں سے رہتے ہیں۔ اونٹ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ گائے، بیل اور بکری بھیڑ شاید اس قدر ہوں گے جس قدر ہندوستان میں ہیں مگر دنبے زیادہ ہیں، بھینسیں نہیں ہیں۔ گھوڑے بہت عمدہ اور قیمتی ہیں۔ مگر ساز و سامان ان کے ویسے نہیں ہیں اور نہ وہاں کے لوگ اچھے سوار ہیں۔ مگر سنا ہے کہ ترک اچھا سوار ہوتے ہیں۔"(۱۲)

اس سفر نامے میں صرف حج سے متعلق باتوں کا ذکر نہیں بلکہ عربوں کے مزاج، اطوار، رہن سہن، کے بارے میں بھی تاثرات قلم بند کیے گئے ہیں۔ اس دور میں عربوں کے ہاں خوشی کی تقریبات کس نوعیت کی ہوتی تھیں اس کی جھلک کچھ یوں بیان کی گئی ہے

"مکہ شریف کے لوگ ناچنا گانا نہیں جانتے مگر اکثر عورتیں سیٹی اور تالی بجاتی ہیں اور انگلیاں چٹخاتی ہیں (چٹکی بجانے کا انداز)۔ تقریب نکاح میں بی بیاں ہنسنے قہقہے کے گیت گاتی اور ناچتی ہیں۔ لیکن یہ دونوں باتیں ایسے بری طرح سے کرتی ہیں کہ ان کی سننے اور دیکھنے سے کسی کو کچھ لطف نہیں ملتا بلکہ اور پریشان خاطر ہوتا ہے۔"(۱۳)

سفر نامے کا مطالعہ ہمیں نہ صرف بھوپال کی فرماں روا کے ذوق اور مشاہدے کی داد دینے پر مجبور کرتا ہے بلکہ اس دور کی بھی یادگار ہے جب عرب کے صحراؤں میں تیل کا خزانہ دریافت ہوا نہیں تھا۔ مقدس مقام کی اہمیت اپنی جگہ لیکن مکہ میں خوشحالی کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہ تھا۔ ایسے میں ہندوستان کی مالدار اور اعلیٰ ذوق و شوق کی علمبردار، حکمران خاتون کا مشاہدہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ نواب سکندر بیگم کو مکہ میں مکانوں کی تعمیر بھی کچھ خاص بھائی نہیں تھی۔ مکہ میں ویرانی نے حیران بھی کیا۔

"شہر مکہ معظمہ دیکھنے میں جنگل اور ویران سا معلوم ہوتا ہے۔ اونچے پہاڑ ہیں جن پر درخت نام کو نہیں ہیں، گھرا ہوا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ یہ پہاڑ ہر جانب مکہ شریف کے چار یا پانچ منزل تک چلے گئے ہیں۔۔۔ پہاڑوں کے درمیان سے راستہ ہے۔ مگر بعض مقام پر ایسا تنگ ہے کہ صرف تین یا چار اونٹ سے زیادہ برابر نہیں چل سکتے۔ اور کہیں ایسا چوڑا کہ پانچ بلکہ دس اونٹ کے چلنے کو کافی ہے۔"(۱۴)

حج کا یہ سفر فروری اور مارچ کے مہینوں میں کیا گیا۔ اس دوران مکہ میں موسم مستقل تیور بدلتا رہا جس سے مسافروں کو کالرا، سینے اور پیٹ کے دیگر امراض نے گھیرے رکھا۔ نواب سکندر بیگم مکہ کے موسم کے حوالے سے لکھتی ہیں۔

"مہینے فروری اور مارچ میں تا قیام میرے مکہ شریف کے سردی رہی۔ حالانکہ ان دنوں میں ہندوستان میں گرمی ہوا کرتی ہے۔ لیکن وہاں کے آدمیوں نے مجھے کہا تھا کہ اس موسم میں اٹھارہ یا انیس برس سے ایسے سردی نہیں ہوئی۔ بجز گرمی شدید کے جیسے آگ برستی ہے۔ جب تک میں وہاں رہی اگر دو روز گرمی ہوتی، تو روز بادل رہتے اور بعض اوقات ایک گھنٹے تک پانی برستا رہتا تھا اور ایک دن اولے بھی پڑے تھے۔"(۱۵)

قدسیہ قریشی نے اس سفر نامے کی تاریخ ۱۸۶۱ بتائی ہے۔ ۲۰۰۸ میں انڈیانا یونیورسٹی پریس سے شائع ہونے والے انگریزی ترجمے میں سفر نامے کا سال ۱۸۶۳ بتایا گیا ہے۔ جبکہ ہندوستان سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر محمد شہاب نے اپنی کتاب "اردو میں حج کے سفر نامے" میں سکندر بیگم کے اس سفر نامے کا سال ۱۸۶۴ لکھا ہے۔ اس سفر میں بھوپال کی پہلی نواب خاتون قدسیہ بیگم (والدہ سکندر

بیگم)اور فارن سیکریٹری شملہ مسٹر ردر انڈ اور ان کی اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ڈاکٹر شہاب لکھتے ہیں کہ یہ بحری بیڑہ دو جہازوں پر مشتمل تھا ۔جدہ میں پڑاؤ کے بعد مکہ مکرمہ تک اس قافلے نے مال واسباب کے ساتھ سات سو اونٹوں پر سفر کیا تھا(۱۶)

اس قلمی سفر نامے کی کھوج میں لگنے کے بعد یہ معلوم ہو گیا کہ اس کا ایک مخطوطہ رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہے۔خوش قسمتی سے اس نادر سفر نامے کا ایک مکمل عکس ہمارے پاس بھی محفوظ ہے۔سفر نامے کی ابتداء میں تمہید لکھی ہے جس میں سفر کی تاریخ موجود ہے۔اردو حروف تہجی میں لکھی گئی یہ تاریخ ۱۸۶۳ یا ۱۸۶۴ کو ظاہر کرتی ہے۔بہر حال یہ سفر نامہ ۱۸۶۳ میں لکھا گیا ہو یا ۱۸۶۴ میں، **والئی بھوپال سکندر جہاں بیگم اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار ثابت ہوتی ہیں**۔کیونکہ نازلی بیگم کا سفر نامہ ''سیر یورپ'' (۱۹۰۸) کم از کم چوالیس برس بعد کی تصنیف ہے۔

گارساں دتاسی کے مقالات (حصہ اول) جو ۱۸۷۰ سے ۱۸۷۳ کے مقالات پر مشتمل ہے اور آئین سکندری جو نواب سلطان جہان بیگم نے اصل فارسی اور اردو ترجمے کے ساتھ اپنے دور حکومت میں شائع کرائی۔ان دونوں تاریخی کتابوں میں واضح حوالے کے باوجود نازلی بیگم کو اردو کی پہلی سفر نامہ نگار خاتون قرار دینا عبث ہے۔حیران کن بات یہ ہے کہ سفر ناموں کے حوالے سے بھارت سے شائع ہونے والی دو اہم تصانیف میں نواب سکندر بیگم کے سفر نامے کا ذکر موجود ہے لیکن ڈاکٹر قدسیہ اور شہاب الدین نے دو ٹوک انداز میں نواب سکندر کو''اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار''کا اعزاز دینے کی بالکل کوشش ہی نہیں کی۔یہی وجہ ہے کہ اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار کے حوالے سے بے بنیاد دعوے سامنے آتے رہے۔اہم بات یہ ہے کہ نواب سکندر بیگم خود یہ بات جانتی تھیں کہ ان کا سفر نامہ ہر لحاظ سے اہمیت اور اولیت رکھتا ہے۔قلمی نسخے کے دیباچے میں لکھتی ہیں۔

> ''اول میری دانست میں اب تک کوئی کتاب لکھی ہوئی ہندوستانی بی بی کی نہیں چھپی، دوم ایک یا دو اہل ولایت نے سفر مکہ کا کیا ہے۔سوم موقع واسطے دریافت کرنے رائے ہندوستانی نسبت چیزوں کی عجیب ہے۔''(۱۶)

سفر نامے کا اردو میں لکھا گیا قلمی نسخہ اب تک اردو میں شائع نہیں ہوا۔لیکن اس بات سے سفر نامے کی تاریخ حیثیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔اس لیے ہم دو ٹوک انداز میں یہ کہتے ہیں کہ اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار نواب سکندر جہاں بیگم ہی ہیں۔خوشی ہے کہ اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار کو تلاش کرنے کا اعزاز ہمیں حاصل ہوا۔

حوالہ جات

۱۔ نازلی رفیعہ سلطان، سیر یورپ، مرتبہ زہرہ بیگم فیضی، لاہور، مرغوب ایجنسی، سال اشاعت ندارد، ص:۱

۲۔ مرزا حامد بیگ، مرزا، اُردو سفر نامے کی مختصر تاریخ، لاہور، اورینٹ پلشرز، ۲۰۱۴،، ص:۷۰

۳۔ صدف فاطمہ، خواتین کے اُردو سفر ناموں کا تحقیقی مطالعہ، کراچی، انجمن ترقی اُردو ۲۰۱۱، ص:۲۱

۴۔ صدف فاطمہ، خواتین کے اُردو سفر نامے ۲۰۰۰ سے ۲۰۱۲ تک، کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان ۲۰۱۴ء، ص:۴

۵۔ سعید احمد، آزادی کے بعد اُردو سفر نامہ، دہلی، عرشیہ پبلیکیشنز، ۲۰۱۲، ص:۶۳۔۶۴

۶۔ سلیم حامد رضوی، ڈاکٹر، اُردو ادب کی ترقی میں بھوپال کا حصہ، بھوپال: علوی پریس، ۱۹۶۵ء، ۷۰

۷۔ آئین سکندری، مرتبہ سکندر جہاں بیگم، بھوپال، حمیدیہ آرٹ پریس، سنہ ندارد، ندارد

۸۔ محمد شہاب الدین، اُردو میں حج کے سفر نامے، (علی گڑھ: یونیورسل بک ہاؤس، سال ندارد)، ۶۵۔

۹-" A Princess's Pilgrimage, Nawab Sikandar Begum's A Pilgrimage to Mecca"edited by Siobhan Lambert-Hurley,Indiana University Press,US,2008

۱۰۔ گارساں دتاسی، مقالات گارساں دتاسی حصہ اول، دہلی، انجمن ترقی اُردو، ہند، ۱۹۴۳، ص:۲۸

۱۱۔ قدسیہ قریشی، اُردو سفر نامہ انیسویں صدی میں، دہلی، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۸۷ء، ص:۷۵

۱۲۔ سکندر بیگم، تاریخ و قائع حج، قلمی مخطوطہ، رضالائبریری، رام پور، ص:۳۹

۱۳۔ ایضاً، ص:۳۹۔۴۰

۱۴۔ ایضاً، ص:۳۶

۱۵۔ ایضاً، ص:۳۶

۱۶۔ محمد شہاب الدین، ڈاکٹر، اُردو میں حج کے سفر نامے، ص:۶۵

۱۷۔ سکندر جہاں بیگم، تاریخ و قائع حج، قلمی مخطوطہ، رضالائبریری رام پور، ص:۳

References in Roman script:

1. Nazli Rafia Sultan,Ser e Europe, Compiled by Zahra Begum Faizi,Lahore, Marghob agency,P:1
2. Mirza Hamid Baig,Urdu safarnamy ki Mukhtasar Tareekh, Lahore,orient punlishers,2014,p:70
3. Sadaf Fatima, Khawateen Kay Urdu Safrnamo ka Tahqeqi Mutalia, Karachi, Anjuman Taraqi-e-Urdu Pakistan,2011.p:21
4. Sadaf Fatima, Khawateen k Urdu Safarnamy 2000 Say 2012 tak, Karachi, Anjuman Taraqi-e-Urdu Pakistan,2014,p:4
5. Saeed Ahmed,Azadi kay Bad Urdu Safrnama, Dehli , Arshia Publications, 2012, p:63-64
6. Saleem Hamid Rizvi, Dr, Urdu Adab Ki Tarraqi me Bhopal Ka Hissa, Bhopal, Alvi press,1965,p:70
7. Ain–e-Sikandari, compiled by Sikander Jahn Begum, Bhopal, Hameedia Art Press
8. Muhammad Shahb Uddin,Urdu me Haj k safrnamy,Aligarh , Universal Book House,p:65
9. " A Princess's Pilgrimage, Nawab Sikandar Begum's A Pilgrimage to Mecca" edited by Siobhan Lambert- Hurley, Indiana University Press, US, 2008
10. Garsan Datasi ,Maqalat e Garsan datasi(part1),Dehli,Anjuman Taraqi e urdu Hind,1943,p:28

11. Qudsia Qureshi,Urdu Safar nama Uneswen Sadi me,Dehli,Muktab e Jamia,1987,p:75
12. Siknder Begum ,Tareekh e Waqa e Haj(Manuscript),Raza library,Rampur,p:39
13. Ibid,p:39-40
14. Ibid,p:36
15. Ibid,p:36
16. muhammd Shahb Uddin, Dr, Urdu me Haj k Safarnamy, Aligarh, Universal book house, p:65
17. Siknder Begum ,Tareekh e Waqa e Haj(Manuscript),Raza library,Rampur,p:3